القران تدبر و عمل

23 مئی 2018

سورة الحاقة

- اَلۡحَآقَّةُ ۙ﴿۱﴾

حق ہونے والی

ثابت ہونے والی, پائیدار حقیقت.

قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے.

- مَا الۡحَآقَّةُ ۚ﴿۲﴾

کیا ہے حق ہونے والی

قیامت کے معاملے کو بڑا بنانے کے لیے آیا ہے. مبتدا کی خبر نہیں دی گئی ہے.

- وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡحَآقَّةُ ؕ﴿۳﴾

اور کیا بتائے آپ کو کیا ہے حق ہونے والی

مزید شدت لانے کے لیے کہا گیا ہے.

- قیامت ایک بہت بڑی سچائی ہے.جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے.
- قیامت وعدے کاوقت ہے.
- قیامت فیصلوں کا دن ہے.
- ایمان کا تقاضا ہے کہ قیامت کے آنے کا یقین ہو.
- قیامت کے آنے سے ڈرنا چاہیے.
- قیامت کے دن گواہوں کی موجودگی میں حق کے ساتھ فیصلہ ہوگا.
- انسان کا اپنا جسم بھی گواہی دے گا. اعمال نامہ تولے جائیں گے.
- اللہ تعالی ہمیں قیامت کے دن کی سختیوں سے بچائے. آمین

رمضان ایک بابرکت مہینہ ہے جس میں کثرت سے قرآن پڑھنا چاہیئے.

- قوم عاد پر مسلسل 7 دن اور آٹھ عذاب جاری رہا. ایک روایت کے مطابق اس عذاب کا آغاز بدھ کے دن سے ہوا اور اسی دن ختم ہوا. اس دوران ہفتے کے سارے دن آگئے اس لیے کسی ایک دن کو منحوس قرار دینا درست نہیں ہے.

- وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِشِمَالِہٖ ۬ۙ . فَیَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِیۡ لَمۡ اُوۡتَ کِتٰبِیَہۡ ﴿۲۵﴾ اور رہا وہ جو دیا گیا اپنی کتاب اپنے بائیں ہاتھ میں, تو وہ کہے گا اے کاش کہ میں نہ دیا جاتا کتاب اپنی.

اُوۡتِیَ اس دن انسان کے پاس اختیار نہیں ہوگا بلکہ جس ہاتھ میں اس کو کتاب دی جائے گی اسے لینا ہوگا.

فَیَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِیۡ لَمۡ اُوۡتَ کِتٰبِیَہۡ

- اس کی کتاب برے اعمال سے بھری ہوگی.
- امید کرتا ہوگا کاش مجھے یہ کتاب نہ ملے.
- اس کے گناہوں کے سارے پردے چاک ہوجائیں گے.

- یٰلَیۡتَہَا کَانَتِ الۡقَاضِیَۃَ ﴿۲۷﴾ اے کاش کہ وہ ہوتی فیصلہ کن

کاش مجھے علم ہی نہ ہوتا, یا میں بھلا دیا گیا ہوتا, یا مجھے اس حساب کا سامنا نہ کرنا پڑتا.

- مَاۤ اَغۡنٰی عَنِّیۡ مَالِیَہۡ ﴿۲۸﴾ نہ کام آیا مجھے میرا مال

- مال نہ تو انسان کے قبر میں اس کے کام آیا نہ ہی حشر کے میدان میں اس کو عذاب سے بچا سکا.
- نیک لوگوں کی دوستی اور اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنا, اللہ تعالی کی یاد دلاتی ہے۔

• هلَكَ عَنِّيۡ سُلۡطٰنِيَهۡ ﴿۲۹﴾ہلاک ہو گئی مجھ سے سلطنت میری

سُلۡطٰنِيَهۡ اس سے مراد ہے

• دنیا میں آخرت کے عذاب سے بچنے کی جو حجتیں اور تاویلیں بنا رکھی تھی وہ اس کے کچھ کام نہ آئیں.

لوگوں پر غلبہ و طاقت کا ہونا.

▫ایسے غلبہ والا تھا کہ لوگوں کی اس تک رسائی نہ تھی.

▫اس کا اپنے بدن پر ایسا زور تھا جو اسے نافرمانی کی طرف لے گیا.

• خُذُوۡهُ فَغُلُّوۡهُ ﴿۳۰﴾پکڑو اسے پھر طوق پہناؤاسے.

فَغُلُّوۡهُ طوق جو کہ گردن میں پہنائے جاتے ہیں.

ہاتھ زنجیروں کے ساتھ پیچھے بندھے ہوئے ہونگے, پاؤں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہونگے.

ایسی سزا پانے والوں کا جرم کیا تھا

• اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۳۳﴾

وَ لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ﴿۳۴﴾

• اللہ کی عظمت کا احساس نہ تھا دل ایمان سے خالی تھے. ایمان آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے.

• لوگوں کو کھانا کھلانے پر نہیں ابھارتے تھے.

• کھانا کھلانا بھی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے.

• ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کونسا اسلام بہتر ہے. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا,کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جس کو تم پہچانتے ہو اور جس کو نہیں پہچانتے.(مفہوم حدیث)

• کھانا کھلانا قرب الٰہی کا ذریعہ ہے.

• خواتین کے لیےخاص کر گھر والوں کو کھانا کھلانا معمولی نیکی نہیں ہے. یہ بہت اجر و ثواب کا کام ہے اگر اچھی نیت اور جذبات کے ساتھ کیا جائے.

• وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے.

• دوسروں کو کھانا کھلانے والے کو اللہ تعالی رسوائیوں سے محفوظ رکھتے ہیں.

• دودھ پلانا بھی بہترین صدقہ ہے.

• لوگ فقر کی وجہ سے بعض اوقات کفر میں مبتلا ہو جاتے ہیں.

• اگر اللہ کی خاطر نہیں کھلایا محض لوگوں کو دکھانے کے لئے عمل کیا تو ایسی کوشش کا کوئی فائدہ نہ ہو گا.

• وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ غِسۡلِیۡنٍ ﴿۳۶﴾اور نہیں کوئی کھانا مگر زخموں کےدھوون کا

زخموں کا دھوون, کسی چیز کو پانی سے پاک کرنا, ہر وہ چیز جس سے دھویا جائے یا پاک کیا جائے. یا یہ جہنم کے ایک درخت کا نام ہے. جس کا کھانا بہت تکلیف دہ ہوگا.

• اہل جہنم کی زقوم کے درخت سے میزبانی کی جائے گی. جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹ میں جوش مارے گا,کڑوا, گندہ , گلے میں اٹکے گا اور پیٹ میں ابال پیدا کرے گا.

• لَّا یَاۡکُلُہٗۤ اِلَّا الۡخَاطِئُوۡنَ ﴿۳۷﴾ نہیں کھائیں گے اسے مگر خطا کار

الۡخَاطِئُوۡنَ جان بوجھ کر ارادے سے گناہ کرنے والے

گناہ گار

• فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِمَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۳۸﴾وَ مَا لَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۳۹﴾ پس نہیں میں قسمیں کھاتا ہوں اس کی جو تم دیکھتے ہو اور جو نہیں دیکھتے

اللہ تعالی کی مخلوقات 2 طرح کی ہیں.

• جو نظر آتی ہیں.

• جو دکھائی نہیں دیتی ہیں .

اللہ تعالی مخلوق کی عظمت کی وجہ سے نہیں بلکہ اسے گواہ بنانے کے لیے قسم کھاتے ہیں.

- اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ﴿۴۰﴾ بےشک یہ قول ہے پیامبر معزز کا

کلام اپنا ذاتی ہوتا ہے جیسے کلام اقبال.

قول یہ کسی دوسرے کا ہوتا ہے.

رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ اس سے مراد جبرئیل علیہ السلام یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں .

اللہ سبحانہ و تعالی کا کلام ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچایا اور جبرئیل امین اس کو لیکر نازل ہوئے.

- وَ لَا بِقَوۡلِ کَاہِنٍ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۴۲﴾ اور نہیں یہ قول کسی کاہن کا, کتنا کم تم نصیحت پکڑتے ہو

کَاہِنٍ وہ شخص جس کا جنوں سے رابطہ ہو جن آسمان سے خبریں لاکر اسے بتاتے ہیں اور وہ اس میں جھوٹ ملا کر لوگوں کو بتاتا ہے.

- لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ ﴿۴۵﴾ البتہ پکڑ لیتے ہیں ہم اسے دائیں ہاتھ سے

اس کے 5 معنی بیان کیے گئے ہیں.

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری قوت سلب کرلیتے.
- اس کو حق کے ساتھ پکڑ لیتے.
- قدرت کے ساتھ پکڑ لیتے. (مجاہد)
- دائیاں ہاتھ کاٹ دیتے.
- مرتبہ سے گرا دیتے.

• ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ پھر البتہ ہم کاٹ دیتے ہیں اس کی رگ جان

الْوَتِيْنَ دل سے سر کو جانے والی شہ رگ جس کے کٹنے سے موت واقع ہوجاتی ہے.

• وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾اور بےشک البتہ وہ حسرت ہے کافروں پر

• قرآن کافروں کے لیے حسرت کا باعث بن جائے گا جب آخرت میں حامل قرآن کا مرتبہ دیکھیں گے. دنیا میں بھی اہل مکہ کو مسلمانوں کی کامیابی نے حسرت میں مبتلا کردیا.

• دنیا میں بھی وقت ہوتے ہوئے قرآن نہ پڑھنا آخرت میں باعث حسرت ہوگا.

• وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾اور بےشک وہ البتہ حق ہے یقینی

قرآن ایسی ثابت شدہ بات ہے جس کے حق ہونے میں کوئی شک نہیں.

یقین کے تین درجات ہوتے ہیں.

• علم الیقین , یہ وہ یقین ہے جو صبر سے معلوم ہو.

• عین الیقین , وہ یقین جو آنکھ سے دیکھنے سے حاصل ہوتا ہے یہ یقین سنی ہوئی بات سے قوی ہوتا ہے.

• حق الیقین , وہ یقین جو کسی چیز کو خود استعمال کرنے یا تجربہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے. وہ یقین جس میں دیکھنے اور سننے دونوں حس شامل ہو.

• فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲} پس تسبیح کیجئے نام کی اپنے رب کے جو عظمت والا ہے.

الْعَظِيْمِ رب خود بھی بڑا ہے اور اس کا نام بھی بڑا ہے.

فَسَبِّحْ تسبیح سے مراد نماز پڑھنا یا رب کی پا کی بیان کرنا ہے.

تسبیح کی فضیلت

- تمام مخلوقات کے رزق کی کنجی ہے۔
- افضل ترین کلام جو فرشتوں کے لیے چنا گیا.
- حاملین عرش بھی تسبیح کرتے ہیں.
- اللہ کا پسندیدہ کلام وہ ہے جس میں اس کی تسبیح بیان کی جائے.
- اللہ کا قرب پانے اور دل کی گھٹن کا علاج ہے.
- خوف وپریشانی دور کرنے کا ذریعہ ہے.
- 100 بار سبحان اللہ کہنا 100 اونٹوں سے بہتر ہے.
- جنت میں درخت لگانے کا ذریعہ ہے.
- میزان میں نہایت وزنی کلمات سبحان اللہ وبحمدہ ہیں.

تسبیح کے مواقع نماز کے آغاز میں, رکوع, سجود, سوتے وقت, رات کو آنکھ کھلنے پر, قرآن پڑھنے کے دوران جہاں اللہ تعالی کی پاکی بیان کی جارہی ہو, بلندی سے اترتے وقت, اس سورة کا علم ہونے پر بھی تسبیح کرنی چاہیے.

- اس سورة کا نام اَلۡحَآقَّةُ ہے اس میں بیان کی گئی ساری باتیں حق ہیں کوئی من گھڑت قصے کہانیاں نہیں.

پھر کیا ہے کوئی ان سے نصیحت حاصل کرنے والا

استاف ممبر

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)